انتخاب

اول الانداف بود و ہم ابد ازاں گشتم پٹھان
غلہ ارزاں چوں شود امسال سید میشوم

اکی ہے نئی ہوا سے سبب کے خیال کی بدولت ہندوستان بھر کی کایا پلٹی معلوم ہوتی ہے۔ سارے پنچ ادنی بنجا ئیں تو عجب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اور جب شروع ہوتے ہی مسلمانوں میں شادیاں رچنے لگیں۔ اور ایسی کہ گویا ہندوؤں میں سہاگ آگیا۔ دن بھر براتی غول ہر گلی کوچہ میں غول بیابان بنکے تنے جانے لگے۔ بعض تو بدعت کے کچے دھوم دھڑکے سے گاجے باجے کے ساتھ بنی والوں پر چڑھائی کرتے تھے۔ اور بعض سنت نا بجب چاہتے اندھیرے اُجالے سید ہے ہوگئے۔ حد نہیں اُنپر منہ کالوں اور ان پر جوتوں کی پھبتیاں اُڑانے لگیں۔ آگے سنیا تو دیکھو جو روپرست زر دوست والی ہی کی ڈھونڈ بھال کرتے ہیں۔ اور خاوند پرست بھی الیسوں کی دیکھ بھال۔ کسی کو لکھی کی تلاش ہے نہ حسب نسب کی جستجو ؎

ذات پات پوچھے نہ کوئے
ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

یہ مثل ہے۔ شہریوں کا حسب نسب اچھا سمجھا جائے تو کیونکر۔ سب دال چاول کی طرح مل مل کے کھچڑی ہو رہے ہیں۔ انکے مردوں کی اُتر داریں بھی تو جدا نہیں یہاں بھی سب کو ایک ہی جگہ کھچڑی دیکھا جاتا ہے۔ تقریب میں شمل کا پیوند تو خیر دیلے بتھے ابھی خاصی طرح شاید نہ معلوم ہوتا ہو گیا ٹھے ہیں گرزی بی عیب جتائے نہیں رہتی۔ البتہ رذیلوں کی زردی کی چادر ایسی ہے کہ سب عیب ڈھانک دیتی ہے۔ تعصب و دیہات ابھی تک بھائیوں کی بدولت مستغنے خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ بھی خیال خام ہے۔ کون کہتا ہے کہ وہاں دودھ کی بو دھ نہیں بڑھتی۔ شیخ سید۔ مغل۔ پٹھانوں میں نئی نئی استوں نے حلول کر رکھا ہے۔ سب سے شیخ ہی کو لیجئے۔ قریشی۔ صدیقی۔ عثمانی۔ فاروقی نام کے ہوں تو ہوں ورنہ قبرستانوں میں اگر بوسیدہ ہڈیاں بھی موجود ہونگی تو بس دیکھنے والے ترستے ہونگے کہ پرستش کے لئے طاق میں اُٹھا رکھنے کو بھی نہیں ملتیں۔ ہاں عالمگیری شیخ نو مسلم بہت سے موجود ہیں۔ کنجڑے۔ قسائی۔ دھوبی۔ منہار۔ جلاہے۔ تیلی۔ تنبولی۔ سب شیخ ہی شیخ ہیں۔ انکو بھی شیخ کہیں تو برا نہیں۔ سید لنگے ٹیچھے گنڈ ھی لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ کہ تیل پھلیل سر میں بسی۔ کاجل کی مسند و بھی بغل میں۔ مگر حضرت کے پسینہ کی خوشبو دکھاتے سنگھاتے اپنے آپ کو سید گیلانی۔ بخاری۔ حسنی۔ حسینی وغیرہ مشہور کرتے ہیں مغل انکے دم کے پیچھے لوہار۔ صیقل گرلنگوٹی کھولے پھرتے ہیں۔ رہے پٹھان انکی تو ایسی مٹی خراب ہے کہ توبہ ہی بھلی ہے۔ جہاں کسی نے رنڈی کے پیچھے ایک دن تال ہیٹ دی یا طبلہ سارنگی لے کھڑے ہوگئے انکو خانصاحب کا خطاب مل گیا۔ اور بعض ان میں سے جو کسبی ہو گئے۔ تو وہ خانصاحب بہادر کے لقب سے ممتاز ہو گئے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی سب دھان بائیس پنسیری ہو رہے ہیں بنارس جیو نگکر بھر بو جہ تک کا لستھ کھوپری میں حلول کر جاتے ہیں۔ اور چمار پوتر ہو کے برہمن دیوتا۔ وہاں صرف اشلوکوں کی یادداشت اور ہندوانی رکھ رکھاؤ کا سلیقہ ہونا ضروری ہے۔ ہندو مسلمانوں کے ڈاڑھی گھٹے رسول شاہیوں کی ذات اور مونچھ منڈے جوگیوں کی صفات کی لیلا ہی اپرم پار ہے۔ کہ انکی گھوٹم گھوٹ اصل نسل ہی بگاڑ کے نیچ کو اتم بنا دیتی ہے ہائے بے زری کہ آجکل شریف بھی رذیلوں سے بدتر شمار کئے جاتے ہیں ؎

صائبا خجلت سائل بزمینم در کرد
بے زری کرد بمن آنچہ بقاروں زر کرد

دوگونہ رنج و عذابست جان مجنوں را بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلا

یہ سچ ہے کہ نصیب کوئی کہیں سے مول لینے کو نہیں جاتا۔ قسمت کا دھنی ہونا کچھ اور ہی چیز ہے۔ انتخاب کے خیال میں تو بنیوں سے زیادہ کوئی نصیبے والا نہیں۔ یہ عجیب بیدار بخت ہیں۔ مینہ آئے اندھی جائے انکی خوش طالعی کہیں جاتی ہی نہیں۔ انکا ہر داؤں گوڑ میٹھا ہوتا ہے یعنے ہر طرح اور ہر وقت انکا الو سیدھا ہی رہتا ہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ امساک باراں سے لوگ گھبرا کر دعائیں مانگتے مانگتے پسینہ پسینہ ہوگئے تھے۔ غریب خاوند منہ پہ رومال اور غریب جورو منہ پہ پلے بیٹھے تھے۔ اور دونوں چار چشم بنکے آنکھوں سے بادلوں کا کام لینا شروع کر دیا تھا۔ گویا ذبیح ؎

نگاکر ایک فوارہ چمن میں ⁂ فلک کا کام لیتے ہیں زمیں سے

بنیوں کی چڑھ بنی دو دو تین تین سیر اناج آنا رجھٹ اپنے دھڑ میں رکھنا شروع کر دیا تھا۔ اب ادھر ہی پندرہ دن سے جو بارش نے تار باندھا غریبوں کی جان کو لگی۔ رحمت پر زحمت کا گمان ہونے لگا۔ مگر یہ گمان صرف غریب ضعیفوں ہی جیسوں نکلا اناج اور بھی آنا ردیا۔ پہلے اس شکایت کی آڑ میں غلہ غائب غلہ کرتے رہے کہ مینہ کی

یاران ہم قالب

ناک کان کاٹنے کا مینیا

حضرت یہ تو بُری ہوا چلی ہے - کہ جسکی ناک چاہی کاٹ ڈالی - کان چاہا اُڑا دیا کہاں یہ بھی وبا ناک بیماری ہے - ابھی ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ اعظم گڈھ کے قصائیوں نے وہاں کے سیٹ انسپکٹر کی ناک جڑ سے اُکھاڑ ڈالی تھی -

(۲) کسی منچلے بزرگ نے ڈھبری کے سربراہ کار کو نک کٹا کر دیا تھا -

(۳) بشیر گنج لکھنؤ میں میاں بیوی کے درمیان اتنی گلغپ ہوئی اتنی گلغپ ہوئی کہ میاں نے ڈبلو مین کی ناک اُڑا ڈالی - مقدمہ چل رہا ہے - دیکھئے -

(۴) کلکتہ میں ایک پاک نفس نے اپنی بدچلن بیوی جان سے کہہ دیا تھا - کہ گھر میں سے سرکنا نہیں - وہ بھلا کب بیٹھنے والی تھی - ایک روز اُس نے دیکھا - کہ کھلے بندوں ایک ہمسایہ سے گپ شپ میں مصروف ہے - آپنے اپنی ناک رکھنے کے لئے اُسکی کاٹ ڈالی - اور کہا کہ اب تیری خوبصورتی بھی غائب غلہ ہوگئی - گندی سندی بنگئی -

اوپر کے واقعات کے ساتھ اب کلکتہ کے کن کٹے کے حالات سنئے - ایک مسلمان صاحب اپنی بیوی سے کسی بات پر خفا ہوئے - اور دھت ترے کی دھت ترے کی خوب مارا - اتنے میں سالے صاحب تشریف لے آئے - آپ سے نہ رہا گیا - اپنی بہن کو پٹتے ہوئے دیکھکر آپکے غصہ کا تھرمامیٹر اسقدر بڑھا کہ آپنے جھٹ اپنے بہنوئی کے کان کی لو دانت سے کاٹ ڈالی - دوسرے ایک ہندو بھیا کی کسی سے آشنائی تھی - اُس نے دیکھا کہ یہاں تو دوسرے میاں بھی آئے ہوئے ہیں - اور یہ مہرستان بازاری کسی ایک کی ہو کر نہیں رہتی ہوں طیش آگیا - اور فوراً اُسے مُشتر کان اُڑا ڈالا -

ان واقعات کے تابڑ توڑ ہونے سے واضح ہوتا ہے - کہ یہ بھی ایک متعدی مرض ہے جو صوبجات آگرہ و اودھ سے ہوتا ہوا بنگالہ تک پہونچا ہے - خدا خیر کرے - ورنہ اب ناک کان کی سلامتی معلوم نہیں ہوتی *

بقلم مسٹر اے آر میرٹھی

سودیشی رنگ

گزشتہ ہفتہ کے شام کے ڈاک بنگلہ سے آنے والی ٹرک پر ایک بنگالی جاتا ہندوستانی جنٹلمین جا رہے تھے - انکی طرز گفتگو سے کوئی خاص رمز پاکر ہم بھی انکے شامل ہوگئے - تھیٹر بگل کمپنی کے تقسیم اشتہار پر جو باجا بجر ہا تھا اُس کے شور میں انکی آواز معلوم نہیں ہوئی - آگے چلکر جو ہمنے غور کیا تو ہر دو صاحبان کو اس پر سرگرم گفتگو پایا -

بنگالی - اب صاحب - آپ لوگوں کو بھی اسکا پورا پورا کھیال (خیال) ہونا چاہئے

جنٹلمین - ہم کیا کریں - ہونا ہی ایسا تھا -

بنگالی - دیکھو مسٹر تم اپنا جبان (زبان) سے ایسا مت بولو - ہم تمنے ایک دیس میں جنم لیا ہے - دیس کا ہر چیج (چیز) کو پیار کی نگاہ سے دیکھو - اسکا بھی ایسے جیسے چاول میں خوب خوب امرس اور زیادہ زیادہ دودھ کا ماوا - ڈالا - اور یہ دیکھو کہ بنگال کو کیسی اسانی سے بانٹ دیا - اس میں ہمارا اگ جو گیا

جنٹلمین - اچھا ہوا جو تقسیم کر دیا - اب اور سرکار جو کچھ کرے منظور ہے دیکھو مہاشا ہی گورنمنٹ نے کروڑہا احسان اہل ہند پر اس قسم کے کئے ہیں کہ انکا نعم البدل تلاش کرنے پر عنقا صفت ہے - اب سرکار کے امن و آسائش انصاف اور ہر دلعزیزی کو ذرا سی بات واجب الصول ملکی پر فراموش کر دیں - کہاں کی عقلمندی میں داخل ہے - کیا رعایا برنہ خصوصاً اہل بنگال نے شاہان اسلام و راجگان کھتری بنس کے زمانہ میں بھی انکے مقررہ انتظام میں دخل دیا تھا - ہرگز نہیں ہاں اگر ایسا ہوتا تو خیال کرو ہر آدمی ہاتھی کے پیر سے کچلدیا جاتا - سرکار کی عطا کردہ تعلیم نے اپیل مرافعہ استغاثہ نوٹس وغیرہ وغیرہ سکھلا دیا - اور اپنا علم حسب فیض سمجھکر ہر کسی کو دیدیا - جسکی وجہ سے اب انکی ہی نکتہ چینی ہونے لگی - ہر کار سلطنت میں ہزاروں ہنسنے انتظام ہوتے ہیں - کچھ کھاد و دال کے جاتے ہیں - یہ کیا کہ سرکار نے تجویز کی اور ہر شخص کم بڑ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ جوڑنے لگا -

بنگالی - ہم اسقدر لمبا چوڑا اسپیچ نہیں سمجھا - مگر ہاں مطلب جان گیا -

جنٹلمین - تو بس کیا ضرورت ہے کہ ایک بے سود معاملہ پر بحث کی جائے

بنگالی - اچھا بنگال کے بانٹ کرنے کو چھوڑ جائے تو اپنی دیسی چیج (چیز) کی کدر کرو - دیکھو پھر تمہارا روپیہ ردگن (دوگن) دیسی وستو کے کیا خوبصورت لگتا ہے

جنٹلمین - سچ ہے - مگر تقسیم بنگالہ کی سودیشی پر جو رنگ کو ہم پسند نہیں کرتے -

بنگالی - مسٹر دیکھو سودیشی کا طرفداری اختیار کرتا ہے کرتا ہے

جنٹلمین - (ہنسکر) اچھا یہ بتلاؤ - اسوقت تم سودیشی تحریک کے عملدرآمد پر کس قدر پابند ہو - اور کون کون چیز دیسی رکھتے ہو -

بنگالی - بابو ہم سنلک (سلک) پہنا ہوا ہے - (سر پر ہاتھ پھیر کر) ہم

ایسا پان چبا کر بات کرنا نہیں آتا۔ دیکھو ہمارے پاس اس وقت کوئی چیز غیر ملکی نہیں ہے۔

جنٹلمین - (آہستہ سے) کیوں صاحب یہ آپکے کوٹ کے بٹن جرمنی کہاں کے بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ کس ملک کا ہے؟

بنگالی - (تعجب سے) اوہو۔ ہمنے غلطی کیا۔ معاف کرنا۔ ہم گھر پہونچتے ہی ان کو پھینک دیگا۔

جنٹلمین - جو مناسب ہو کرو۔ مگر دیکھو مہاشا جی جیسے تم غیر ولایت کی چیز کو ناپسند کرتے ہو ایسے ہی انکے علم اور اس علم کے فائدہ کو بھی ناپسند کرو۔

بنگالی - تم کیا بات بولتا ہے۔ بابو اگر آیندہ ہم لڑکے کو انگریزی علم نہ پڑھائیں تو ہمارے گھر سے ترقی کا نام و نشان جاتا رہے۔ سمجھے۔ ہیں

جنٹلمین - کیوں قافیہ تنگ ہوا کیا؟

بنگالی - ہم پاجامہ بھی نہیں پہنتا جو تنگ ہو۔

اس جواب پر ہمکو بیساختہ ہنسی آگئی۔ اور ایک زور سے قہقہہ لگایا۔

بنگالی - جھٹ پٹ منہ پھیرکر- کیوں صاحب آپ پولیس کے ملازم ہیں۔ جو ہمارے ساتھ لگے آرہے ہو۔ اور یہ فرماؤ کہ ہنسے کیوں؟

ہم کچھ کہنا چاہتے تھے کہ سڑک پر سامنے سے دو بگیاں آتی ہوئی نظر پڑیں ایک طرف ہمکر بنگالی اور دوسری طرف جنٹلمین - رہے ہم - سو الگ ایک طرف کو کھٹ پٹ کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

راقم ظفر از دیوگڑھ میواڑ

کڑکے گی کڑک بجلی گرجینگے دھول دھونکار برسینگے لعنت کے ٹوکرے پائینگے کذاب بے کار

سُنا تو ہوگا ریاضی کے محاسب نجوم کے کامل جفر کے مالک رمل کے عالم خود پسندی کے بادشاہ سوامی جی مدراسی نے اپنی پوتھی کے سارے پنج بچار کے بچار پر چو تسلط نکڑی ابل کی دیکھا بھالی کرکے یوں پیغمبر پورا کیا کہ گنگے کو جانے دو رہے کو راکھ لو- ۱۳-۱۴- اگست کو پانی برسیگا- سوکھے کو جی ترسیگا قطرہ قطرہ میگھ جل قحط دور بہا دینگے- باران رحمت کی جھبڑی لگی- ۱۳-۱۴ سے برکھا لگا تار تھے روز قرض بھرتی بھرتی ہوکر ایک سو پانچ دن رات جھم جھم جھمیہ تحفہ کی جھڑی رہیگی- جند دہاں کے جل محل میں سنگھاسن دیکر نذر کے جا رہی ہیں

پاکھنڈ رہیگا بادل کا نرسنگھا سنسار میں نرسنگھہ دیو کی کرپا سے پھونکا جائیگا اور بجلی بھی بجلی نہ رہیگی ادھر چمکی اُدھر لپکی اسے مار آگ سے جلایا- اکاسی توپخانہ کے گولہ رنجکی بجلی دھواں دھار گھٹا کا گھٹا توپ منش کو گھٹے گھٹیلی بڑھتے کھیت کو گھٹا کر دل بادل کا ڈیرا جمیگا پانی کا ریلہ اسی کا میلہ کیا گمیلہ ہوگا مدراس کے کنڈا سوامی نے سرکنڈے کی قلم سے خوف کی پیشینگوئی کا کنڈا اسلگا یا سوتوں کو جگا یا- حضرت چاہ کنندہ را چاہ در پیش- عقل کا اختر چمکا- چمک کر رہگیا- بابل کا کنواں وید کا دل سراسر تان لیکر خوشی کی بات کو بند کر طوفان پر طوفان یہ باندھا کہ اسمد سے اور جندہ لے مدراس بارہ راس کی الٹی ریت کی پریت بارش کی دھواں دھار مصیبت کے آثار پانی کی دھار تلوار کی تیز دھار کی خبر کے خوف سے پیٹ والیوں کا حمل سے محل ہوا- معلوم ہوتا ہے سوامی جی مہاراج خود رو نجومی ہیں- جد ہی نہیں کیونکہ کہکشانی رستہ چھوڑ خواہ مخواہ تیمشی گردش کے گرداب میں چھنسکر پچھلی نجات کو مبنسکر یوں رمل کا عمل چلایا کہ پہلی بارش کی جو خبر دی تھی وہ غلط ہوئی- ہمنے حساب کی غلطی کی بھڑک سے چوک کھائی تھی لیکن اب قطب کی طرف منہ کرکے قمری قمری کی کسر نکالا نکا لکر معاملہ کا کس سر کی تقسیم کی حاصل سے جمع خرچ کی دلوں پر ضرب لگا تا ہوں- استاد کا ادب سعادت کا سبب ہے- میری بات کو گرہ میں باندھو- ہمارا لکھا تقدیری لوح دل پر امٹ ہے جو لکھدیا مٹیگا نہیں- ۱۳-۱۴- اگست سے بادل گشت لگائینگے اور خاک چاٹ کان پکڑ ہیکڑی کی انگلی دکھا کہتا ہوں- اور بیچ کھیت کہتا ہوں کہ جو آسمان نے صدول علمی کا جوگ چھوڑا تو یقین جانو ہمنے بھی نوسی کمان کا کمان چھوڑ نا قوسی پھونک سے سُد بُد پستر البستہ سر بستہ پھونک دیا- لو بھئی سوامی جی مہاراج کو حضرت الیاس علیہ السلام نے جھوٹا بنایا- گھٹا نے علمی طاقت گھٹائی اب چین کی بانسلی بجاؤ- سوامی جی ہر سال بہتہ مال سے ل پرش کا کین سنا ڈرایا کرتے تھے- تخویف مجرمانہ کا جرم عائد ہوتا تھا- اب سون ساد چینگے پیشینگوئی کے نام سے دور بھاگینگے- اچھی بات بگڑی بات بگڑی- جنم پتری دریلئے برہم پتری میں ڈوبی اس سے تو یہ بہتر ہے کہ سیاحان غبارہ بازوں کے ساتھ سیاحی کر قطب شمالی کے دفتر میں جاکر اپنی غلطی کا ستارہ دیکھکر تمہارے بیٹھا دھیان گیان کے دو تارہ پر سرت کا بھجن الاپیں اس پردہ میں جند سے الوپ ہو جائینگے ہمکو منہ نہ دکھائینگے- افسوس سرستی جی نے اُن سے منہ پھیرا کاش اگلی دفعہ راجہ بیر بر کا منتر بجاتے- زمین پانی سے بھر جاتی- سوامی جی نے تو سب کو ڈبویا تھا- حضرت نوح کا ذکر سنایا تھا- بھلا یہ کب ہو سکتا کہ سوامی جی

کو سچا کر کے مخلوق کو مثل حباب کے غرق آب حضرت ما سبب الوہاب کرتا اسی وجہ سے سوامی جی نے سب خرمہرے پردہ میں جلسۂ احباب سے منہ چھپایا

سوامی جی مہاراج آپ تو آپ میرے جگت پر تو بھکر چکی گھنی سادہ ہو جاؤ۔ اپنی بات کو سچ کر دکھاؤ یعنی پبلک کو منہ نہ دکھاؤ - ہاں جی قادیانی ڈگی سے تُو دور رہو دیکھو نا الہامی نجوم نے محمدی کے بیچ حمل سے لڑکا لڑکی کی ایسی خبر دی جیسے پھلی والے سے جب پوچھا کہ پھلی ہے یا مچھلا وہ بولا یہ خشنے اجل مجل کر بچا مخنث ہے نہ او بھی زناں نہ آوہ مرداں غیرت اسی کا نام ہے۔ بھلا مرزائی صاحبان ادھر شہادت اُدھر نبوت خسر الدنیا والآخرت یہ تو تھا ہی۔ ایک صاحب مرد مسلمان پھر ماوت ہیں کہ قرآن پاک میں اللہ اکبر۔ سمع اللہ۔ کلمہ توحید کہاں ہے - ۱۳ سو برس سے یہ اٹھک بیٹھک کیسی نماز چھوڑو پانچوں وقت کی قید توڑو - ان صاحب نے ایسی غلطی نکالی کہ میاں شیطان کو بھی نہ سوجھی بھلا سوجھتی کیسے خواجہ عالم رحمت للعالمین کے واسطے سے دوزخ کے پانچ غضب سے نجات پائی - پھر بھلا رسول اکرم قول و فعل پر لاحول کیوں پڑھنا حکم جناب باری واطیعوا الرسول سے اسلامی کب منہ موڑتے - سبحان اللہ حدیث شریف کب جھوٹی ہوتی ہے - حضور کا ارشاد ہے - قرب قیامت میں لوح دل سے توحید گمراہوں سے دور ہوگی - جب ہی تو کلمۂ طیب درود رحمت ورد کرنا بھد زبان نماز کی انکار ہی سے ماتھے کا منور ستارہ غائب یا مظہر العجائب کیوں جی اس سوالی کی خالی سفالی کیا اسلامی نوشتہ عاقبت کا بھروسا رکھتی یہ کس راہ کے رہتہ پر جا رہا ہے ہم تو یہی کہینگے بحکم اللہ جو شخص خدا کا اور خدا کے پیغامبر کا کہنا نہ مانے کیا اُس پر قرآن توجہ کریگا ہرگز نہیں - اجی حضرت سائل صاحب جب آپکو قول رسول سے انکار تو قرآن سے بھی کنارہ کرو کیا معلوم وہ بھی انسانی ہے یا وید انجیل سے باتیں چُن چُن کے بنا لیا بسم اللہ مہمان خانۂ اسلام سے باہر ہو جئے خدا خدا کے بیٹے خدا کے کلام سے ہمکلام ہو پانچ وقت دین کے بیک اڑاؤ دٹ کر کھاؤ تو ند شریف کو پھلاؤ دن رات مزے اڑاؤ نہ غم دوزخ کا نہ آخرت کے خوف سے بیخوف ہو جائے - خدا کا بیٹا خود کفارہ گناہ دیگر ایلی ایلی سبقتنا کہتے مصلوب ہو نجات کی سند دیگیا - اسلام میں کیا رکھا ہے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے - دم دم کا حساب دینا ہے - اے شخص توبہ کر

راقم لٹھ مار از لشکر گوالیار

بقیہ واشتہار

میاں ٹوڈے کے ایک مُحمد کھدے منہ والے نے مجکو نالش پر آمادہ کر کے نوبت اینجا رسید کا صیغہ یاد کرادیا - اور بدمعاشوں شہدوں کو روپیہ بھی نہیں دینا - اور اس بات کو وہ خیال جانتی ہے - کہ میں مخارت میں قاروں پر نبیٹ گیا ہوں - مگر افسوس صد افسوس لاکھ افسوس کرو - افسوس کرتا کیا کہ اُس نے ورغلا کر بدمعاشوں کو روپیہ دلوایا - اور بدمعاش بھی ایسے بدمعاش تھے کہ خدا کی پناہ - روپیہ لیکر جھر رساں ہو گئے اور کھنچنے لگے - کہ بابو صاحب شہد کی مار سے قلم کی مار بری ہوتی ہے - بہتر ہوگا کہ آپ پڑھے لکھے ناخواندہ ہیں - اور آپکے مصاحبین بھی بھگوان کی کرپا سے پڑھے لکھے ذی لیاقت کم سمجھ بیوقوف ہیں - کیا اچھا ہو کہ آپ سب مگر قلم کی زبان سے صلواتیں سنائیں -

وکیل - میں گھر کی کہانی سننا نہیں چاہتا - بلکہ یہ پوچھتا ہوں کہ آپکے پاس ربڑ کی ٹمٹم ہے - اور ہے تو کیا وہ کرایہ پر بھی چلتی ہے -

ایک مسخرہ جو قریب اجلاس کے کھڑا تھا کہنے لگا واہ کیا خوب سوال ہے کہ ربڑ کی ٹمٹم بھی رکھتے ہو - حضرت وہ کون مائی کا لال ہے - جسکے پاس ربڑ کی ٹمٹم ہوگی ہاں البتہ وہ مفلس اسٹوڈنٹ اس سے محفوظ ہیں - مگر نہیں وہ بھی عجب نہیں تمہاری ربڑ کی ٹمٹم کو آتے جاتے دیکھکر سواری کے اشتیاق میں اپنے گھوڑے کو چمکارا کرتے ہوں تو عجب نہیں - واہ یار خوب ربڑ کی ٹمٹم ہے - سنتے ہیں کہ ربڑ کی ٹمٹم نہیں بولی جاتی بلکہ ربڑ و الگی جاتی ہے

مدعی - بہتوں کے پاس ہے شاید

وکیل - تو پھر چڑھتے کیوں ہو

مدعی - نالائقوں کے اُٹھکانے سے

وکیل - ہاں خوب یاد آیا - جب تم کسی شب کو نو بجے کے وقت اپنی ننھی جان کو لئے سیر گشتی کر رہے تھے - اتفاقاً اُسی وقت تمہارے دوست اخبار اسلامی دبغ کر تمہاری ننھی جان کو باتقصول یاتھ آبھار رہے تھے -

مدعی - کہیں آپ دیوانہ تو نہیں بن گئے ہیں - اگر ہماری جان ہی کو ابھار رہے ہو تو اس وقت میں یہاں کھڑا کیونکر نظر آتا -

وکیل - نہیں نہیں کبھی ایسا حادثہ آپ پر گذرا تھا -

مدعی - کبھی نہیں -

وکیل - حاکم کی طرف مخاطب ہو کر - حضور خیال اور غور کرنے کا مقام ہے کہ جس قدر اس نے اپنی درخواست میں سند دی ہے - اب اسکے بالکل برخلاف بیان کرتا ہے ❊ حاکم - چونکہ مدعی اپنے دعوے سے برگشتہ ہو گیا ہے لہذا لبیت اس مقدمہ کو ڈسمس کیا ❊

بقلم لیلیٰ مجنوں